انمول تحفہ

ورک شیٹ برائے سبق ۲۱

رموز او قاف: رموز اوقاف سے مراد ٹھہرنے کے اشارات یا علامات ہیں۔ یہ وہ اشارات اور علامات ہیں جو مطلب بہتر طور پر واضح کرنے کے لیے تحریر کے دوران استعمال کی جاتی ہیں۔ چند علامات یہ ہیں: ختمہ (۔)، سکتہ (،)، وقفہ (؛)، استفہامیہ یا سوالیہ (؟)، واوین (""" ")، قوسین ()۔

ختمہ: جُملے یا عبارت میں جب بات مکمل ہوجائے تو وہاں ختمہ (۔) کی علامت لگائی جاتی ہے۔مثلاً: ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ ہم اُسی کے بندے ہیں۔

سکتہ: جُملے میں دو یا زیادہ ایک ہی طرح کے الفاظ آنے پر ان کے درمیان سکتہ (،) کی علامت لگائی جاتی ہے۔مثلاً: راشد، یاسر، بانو اور ردا اسکول گئے۔ بچّے، جوان اور بوڑھے سب اُسے جانتے تھے۔

۱۔ دیے گئے جملوں میں ختمہ کی علامت (۔) استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت ختمہ کے ساتھ
میں آج اسکول وقت پر پہنچا	
وہ بہت ایماندار لڑکا ہے	
ہمیں بڑوں کی عزت کرنی چاہیے	
باہر بارش ہو رہی ہے	
پرندے صبح سویرے چہچہاتے ہیں	

۲۔ دیے گئے جملوں میں سکتہ کی علامت (،) استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت سکتہ کے ساتھ
گائے بکری اور بھیڑ پالتو جانور ہیں۔	
وہ ذہین محنتی اورایماندار لڑکا ہے۔	
مجھے سیب کیلا انار اور آم پسند ہیں۔	
آلو پالک گاجر اور مولی سبزیاں ہیں۔	
وہ آیا بیٹھا پانی پیا اور چلا گیا۔	

وقفہ: جب کئی لفظوں کے درمیان سکتہ آتا ہے تو آخری جُملے سے پہلے وقفہ (؛) کی علامت لگائی جاتی ہے۔مثلاً: کراچی، لاہور، پشاور؛ پاکستان کے بڑے شہر ہیں۔ ایثار، خلوص، ہمدردی؛ یہ سب خُوبیاں راشد میں تھیں۔

استفہامیہ: جب کسی جُملے میں سوال (استفہام) کیا جائے تو استفہامیہ (؟) کی علامت لگائی جاتی ہے۔مثلاً: تمھارا نام کیا ہے؟ تم کہاں رہتے ہو؟

۳۔ دیے گئے جُملوں میں وقفہ کی علامت (؛) استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت وقفہ کے ساتھ
گلاب، گیندا، موتیا باغ میں کھلے ہیں۔	
مری، سوات، کاغان پاکستان کی خُوب صُورت وادیاں ہیں۔	
سیب، کیلا، انار، آم پھلوں کی اقسام ہیں۔	
آلو، پیاز، گاجر، مولی جڑ والی سبزیاں ہیں۔	
جھوٹ، سُستی، بُزدلی یاسر میں بالکل نہیں۔	

۴۔ دیے گئے جُملوں میں استفہامیہ کی علامت (؟) استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت استفہامیہ کے ساتھ
یہ گاڑی کب جائے گی	
وہ لڑکا کہاں رہتا ہے	
وہ آدمی کون ہے	
کیا بارش ہو رہی ہے	
تم اسکول کیسے گئے تھے	

واوین: جب کسی کا قول یا بات بالکل اُسی انداز میں نقل کرنا مقصود ہو تو اُسے واوین میں لکھا جاتا ہے۔مثلاً: استاد نے کہا: ”اچّھے بچّے جھوٹ نہیں بولتے۔“ امّی نے بتایا: ”آج کچھ مہمان آئیں گے۔“

قوسین: قوسین کی علامت اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب جُملے میں کسی امر کی وضاحت دینا ہو جو جُملے کا لازمی حصّہ نہیں ہو۔مثلاً: مرزا غالب (اردو کے مشہور شاعر) کا مقبرہ دہلی میں ہے۔ اسلام آباد (پاکستان کا دارالحکومت) ایک خُوب صُورت شہر ہے۔

۵۔ دیے گئے جُملوں میں واوین کی علامت (” “) استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت واوین کے ساتھ
ماں نے کہا، وقت پر آنا۔	
استاد نے پوچھا، سبق یاد کیا؟	
وہ بولا، مجھے معاف کر دو۔	
کتاب کا نام سفرِ حیات ہے۔	
میری پسندیدہ نظم لب پہ آتی ہے۔	

٦۔ دیے گئے جُملوں میں قوسین کی علامت () استعمال کر کے لکھیے۔

جُملے	علامت قوسین کے ساتھ
یاسر میرا دوست اسکول گیا۔	
وہ لڑکا نیلی قمیص والا میرا بھائی ہے۔	
پرندہ جو زخمی تھا اُڑ نہیں سکا۔	
یہ کام کل جمعہ تک مکمل کرنا ہے۔	
وہ گاڑی سفید رنگ کی راشد کی تھی۔	